تالیف

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

الحائط/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

نام کتاب	:	اذان واقامت کے احکام ومسائل
تالیف	:	عبدالولی عبدالقوی
طابع وناشر	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سال اشاعت	:	نومبر ۲۰۱۹
سلسلہ مطبوعات	:	۲۰

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله الذی خلق العباد لعبادته و أمرهم بتوحیده و طاعته وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شریک له فی ربوبیته و الهیته وأشهد أن محمدا عبده و رسوله و علی آله و أصحابه و من اتبع سبیله ودعا بدعوته و سلم تسلیما کثیرا، و بعد:

ہم ذیل میں اُس مبارک آواز وصدائے دلنواز کے بعض احکام ومسائل کا ذکر کرتے ہیں، جسے ہم اذان کے نام سے جانتے ہیں، اسے اسلام میں ایک اعلی مقام اور نمایاں قدر ومنزلت حاصل ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ یہ صدا رب العالمین کی عظمت وکبریائی کا برملا اعلان اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا کھلا پرچار ہے اور اسلام کے عظیم ستون اور اس کی اساس و بنیاد نماز کی دعوت ہے، جس کے قائم کئے بغیر کسی کا اسلام معتبر نہیں ہے، یہ وہ نوائے حق ہے جو دنیا کے ہر گوشہ میں گونجتی اور ایک مسلمان بلکہ کائنات کی ہر مخلوق اسے شب وروز میں پانچ بار سنتی ہے، لہذا ایک مسلمان کے لئے اس کے بعض ضروری احکام

ومسائل اوراس پر مترتب اجر وثواب کی معرفت ضروری ہے۔

میں نے اس کتابچہ میں اجمال واختصار کے ساتھ آسان اسلوب میں اذان واقامت کا حکم، اس کا مفہوم اور فضائل وآداب کے ساتھ مؤذن کی شرائط اور اس کے لئے شرعا مطلوب صفات کا ذکر کیا ہے، تاکہ ایک مسلمان اذان واقامت کے فقہی احکام ومسائل سے روشناس ہوسکے اور اسلام کے اس اہم شعار کو علم وبصیرت کے ساتھ قائم کرسکے۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ناچیز کی اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے، اس کتابچہ کو میرے اور میرے والدین کے لئے صدقہ جاریہ اور ثواب دارین کا ذریعہ بنائے، اس کتابچہ سے لوگوں کو نفع پہنچائے، اوراس کے مؤلف اور جملہ معاونین کو اجر جزیل عطا کرے۔آمین

وصلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين

طالب دعا: عبدالولی عبدالقوی
بندی کلاں، ضلع: مئو، یوپی، انڈیا
داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات
الحائط (فدک)/سعودی عرب
waliazami@gmail.com

۷/محرم ۱۴۴۱ھ
مطابق: ۶/ستمبر ۲۰۱۹م

پہلی فصل:

اذان کے احکام ومسائل

(۱) اذان کا لغوی واصطلاحی معنی:

"اذان" عربی زبان کا لفظ ہے، لغت میں جس کے معنی "الاعلام" یعنی خبر دینے کے ہیں، اسی معنی میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿و أذان من الله ورسوله ..﴾ (توبہ:۳) اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے خبر ہے...

(دیکھئے: مختار الصحاح ص۱۲، النہایۃ فی غریب الاثر ۱/ ۶۸، التعریفات للجرجانی ص۳۰)

اور اصطلاح شرع میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت معلوم الفاظ کے ذریعہ وقت نماز کی خبر دینا اذان کہلاتا ہے۔

(دیکھئے: التعریفات للجرجانی ص۳۰، سبل السلام ۱/۱۶۴، فتح الباری ۲/۹۲)

(۲) اذان کی مشروعیت کب اور کیسے ہوئی:

اہل علم کے راجح قول کے مطابق اذان مدینہ منورہ میں پہلی سن ہجری میں فرض کی گئی۔

(سبل السلام ۱/ ۱۶۵، نیل الاوطار ۲/ ۶۴، تحفۃ الاحوذی ۱/ ۶۲۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اہل علم کے درمیان اختلاف ہے کہ اذان کس سن میں فرض کی گئی، راجح یہ ہے کہ پہلی سن ہجری میں فرض کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ دوسری سن ہجری میں فرض کی گئی“۔ (فتح الباری ۲/۹۳)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ منورہ تشریف لائے، تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لئے اکٹھا ہو جاتے تھے، اس وقت تک نماز کے لئے اعلان نہیں ہوتا تھا، ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس موضوع پر گفتگو کی کہ نماز کے اوقات کا اعلان کیسے کیا جائے؟ تو کچھ لوگوں نے یہ تجویز دی کہ نصاری کی طرح ناقوس بجایا جائے، بعض نے کہا: کہ یہود کی طرح سنکھ بنالیا جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہ کسی کو مقرر کر دیا جائے کہ وہ نماز کا اعلان کر دیا کرے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! کھڑے ہو اور نماز کا اعلان کرو۔

(بخاری ۶۰۴، مسلم ۳۷۷)

عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی خبر دینے کے لئے ناقوس بنانے کا حکم دیا، مجھے سوتے میں ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے تھا، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم اس ناقوس کو بیچو گے؟ اس نے مجھ سے دریافت کیا، اس ناقوس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کریں گے،

اس نے کہا: کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتلا دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اس شخص نے کہا: کہو:

اللہ اکبر، اللہ کبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، أشهد أن لا الہ الا اللہ، أشهد أن لا الہ الا اللہ، أشهد أن محمدا رسول اللہ، أشهد أن محمدا رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ شخص مجھ سے تھوڑا سا دور ہٹ گیا، پھر کہا: جب نماز کھڑی کرو، تو یہ کہو:

اللہ اکبر، اللہ اکبر، أشهد أن لا الہ الا اللہ، أشهد أن محمدا رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جو خواب میں نے دیکھا تھا بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے، بلال کے ساتھ کھڑے ہو اور جو کلمات تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلال کو بتلاؤ، وہ اذان دیں، کیوں کہ ان کی آواز تم سے بلند ہے، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، میں ان کو اذان کے کلمات بتلاتا جاتا اور وہ پکارتے جاتے تھے، اذان کی اس آواز کو عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ نے سنی وہ اپنے گھر میں تھے، تو جلدی سے چادر گھسیٹتے ہوئے نکل آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی خواب میں اسی طرح دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اللہ ہی کے لئے حمد ہے۔

(ابوداؤد ۴۹۹ (حسن صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤدا/ ۹۸ ح ۴۶۹)

(۳) اذان کے فضائل:

اذان ایک بہت بڑا کار خیر اور ایک عظیم نیکی کا کام ہے، اللہ نے اس پر بے پایاں اجر وثواب رکھا ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لو یعلم الناس مافی النداء و الصف الأول ثم لم یجدوا الا أن یستهموا علیه لاستهموا و لو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا الیه ولو یعلمون ما فی العتمة و الصبح لاتوهماو لو حبوا“

اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہوجائے، تو اس کے لئے ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر نماز کے لئے پہلے جانے کی فضیلت معلوم ہوجائے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے۔

(بخاری ۶۱۵، مسلم ۴۳۷)

رسول اللہ ﷺ سے اذان اور مؤذن کے بہت سے فضائل ثابت ہیں، ہم ذیل میں بعض فضائل کا ذکر کرتے ہیں:

روز قیامت مؤذن کے لئے ہر مخلوق گواہی دے گی:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فانه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس الا شهد له يوم القيامة"

مؤذن کی آواز کو جنات، انسان اور جو چیز سنتی ہے، وہ قیامت کے روز اس کے لئے گواہی دے گی۔ (بخاری ۶۰۹)

روز قیامت اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی:

قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی، جو عنداللہ ان کے نمایاں مقام اور اعلیٰ قدر ومنزلت کی غماز ہوں گی۔

جیسا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"المؤذنون أطول الناس أعناقا يوم القيامة"

قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی (یعنی اللہ کا نام بلند کرنے کی وجہ سے وہ نمایاں ہوں گے)

(مسلم ۳۸۷)

جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک اس کے گناہ بخش

دئے جاتے ہیں اور جو نمازی بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے:

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان اللہ و ملائکته يصلون على الصف المقدم و المؤذن يغفر له بمد صوته و يصدقه من سمعه من رطب و يابس و له مثل أجر من صلى معه"

بیشک اللہ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتا اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور مؤذن کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور ہر تر و خشک جو بھی اس کی آواز سنتا ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کو ہر نمازی کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

(نسائی ۶۴۶ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح النسائی ۲۱۴/۱)

❁ اذان دینے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت سے بہرہ مند ہیں:

"الامام ضامن و المؤذن موتمن اللهم أرشد الأئمة وا غفر للمؤذنين"

امام نگراں ہے اور مؤذن امین ہے، اے اللہ تو اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

(ابوداؤد ح ۵۱۷، ترمذی ح ۲۰۷ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱۵۵/۱)

❁ اذان کے ذریعہ گناہ بخشے جاتے اور بندہ مسلم کو جنت میں داخلہ

نصیب ہوتا ہے:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”یعجب ربك من راعی غنم فی راس شظیة بجبل یؤذن بالصلاۃ ویصلی فیقول: اللہ – عز و جل – انظروا الی عبدی ھذا یؤذن و یقیم یخاف منی فقد غفرت لعبدی و أدخلته الجنة“

تمہارا رب بکری کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو ایک پہاڑ کی چوٹی میں رہ کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، اللہ عز وجل (فرشتوں سے) فرماتا ہے، میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ میرے ڈر سے اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے، میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

(ابوداؤد ۱۲۰۳ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۳۲۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اذان دی، جب خاموش ہوئے ،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ کلمات یقین دل سے کہے وہ جنت میں داخل ہوا“۔

(نسائی ۶۷۳ (حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح النسائی ا/ ۲۲۱)

جس نے بارہ سال تک اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من أذن ثنتى عشرة سنة وجبت له الجنة و كتب له بكل أذان ستون حسنة و بكل اقامة ثلاثون حسنة“

جس نے بارہ سال تک اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، اور ہر اذان کے بدلے اس کے لئے ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔

(ابن ماجہ ۷۳۵ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۲۲۶)

❁ اذان آتش دوزخ سے حفاظت کا سامان ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک سفر میں ایک شخص کو ”اللہ اکبر، اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سنا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فطرت پر ہے، پھر جب اس نے ”أشهد لا اله الا الله“ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم سے نکل گیا، لوگ اس شخص کی جانب بڑھے، تو وہ بکری کا چرواہا تھا، نماز کا وقت ہوا تو وہ کھڑا ہو کر اذان دینے لگا۔

(صحیح ابن خزیمہ ۱/ ۲۰۸ ح ۳۹۹، صحیح ابن حبان ۴/ ۵۵۰ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح الترغیب والترہیب ۱/ ۲۱۷ ح ۲۴۵)

❁ اذان کی آواز سن کر شیطان دور بھاگتا ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اذا نودى للصلاة أدبر الشيطان له ضراط حتى لا يسمع التاذين فاذا

قضى النداء أقبل حتى اذا ثوب للصلاة أدبر حتى اذا قضى التثويب أقبل حتى يخطر بين المرء و نفسه يقول: اذكر كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل لا يدری کم صلی "

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے، پھر جب تکبیر کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو پھر آ جاتا ہے تا کہ آدمی کے دل میں وسوسہ پیدا کرے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو، وہ باتیں جو اسے کبھی یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کو پتہ نہیں چلتا کہ کتنی نماز پڑھی۔

(بخاری ۶۰۸، مسلم ۳۸۹)

(۴) اذان کا حکم:

پنجوقتہ نمازوں اور جمعہ کے لئے اذان عورتوں کے علاوہ مردوں پر فرض کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے اسے انجام دے دیا تو باقی لوگ گناہ سے بری ہو گئے، اور اگر بستی میں کوئی بھی اذان نہ دے تو سب کے سب گناہ گار رہوں گے۔

اس کی دلیل مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" فاذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم....."

جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے۔

(بخاری ۶۲۸، مسلم ۶۷۴)

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ [کوئی ایک اذان دے] اذان کے فرض کفایہ ہونے کی دلیل ہے۔

(۵) اذان کے کلمات:

الـلـه اكبر، الله كبر، الله اكبر، الله اكبر، أشهد أن لا اله الا الله، أشهـد أن لا الـه الا الـلـه، أشهـد أن مـحـمدا رسول الله، أشهد أن مـحمدا رسول الله، حى على الصلاة، حى على الصلاة، حى على الفلاح، حى على الفلاح، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

❁ دوہری اذان:

اذان میں شہادت کے چاروں کلمات پہلے دھیمی آواز سے کہنا اور پھر دوبارہ

بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بذات خود مجھے اذان سکھلائی، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اذان اس طرح کہو:

الله اكبر، الله كبر، الله اكبر، الله اكبر، أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، (پھر دوبارہ بآواز بلند کہو) أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، حى على الصلاة، حى على الصلاة، حى على الفلاح، حى على الفلاح، الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله.

(ابوداؤد ۵۰۳، نسائی ۶۳۲ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/۱۰۱)

شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس مسئلہ میں درست محدثین اوران کے موافق لوگوں کا طریقہ ہے کہ جو چیز بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے وہ اسے جائز کہتے ہیں اوران میں سے کسی ایک کو ناپسند نہیں کرتے ہیں، جب قراءتوں اور تشہد کی طرح رسول اللہ ﷺ سے اذان واقامت کے مختلف طریقے ثابت ہیں، تو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت کو ناپسند کرے جسے آپ ﷺ نے امت کے لئے مسنون قرار دیا ہے"۔ (مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۲۲/۶۶)

(٦) فجر سے پہلے اذان دینا:

فجر سے پہلے اذان دینا مشروع ہے تا کہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے، روزہ رکھنا چاہے تو سحری کر لے، وتر باقی ہو تو پڑھ لے اور جو تہجد میں مشغول ہو وہ کچھ آرام کر کے نماز فجر کے لئے چاق و چوبند ہو جائے وغیرہ۔

جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا یمنعن أحدکم أو أحدا منکم اذان بلال من سحوره فانه یؤذن أو ینادی بلیل لیرجع قائمکم و لینبه نائمکم"

کوئی بلال کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑے کیوں کہ وہ رات کو اذان دیتے ہیں تا کہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا تہجد سے فارغ ہو جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے۔ (بخاری ۶۲۱، مسلم ۱۰۹۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس کا معنی یہ ہے کہ تہجد پڑھنے والا اپنے آرام کی جانب لوٹ جائے تا کہ نماز فجر کے لئے چاک و چوبند ہو کر اٹھے یا روزہ رکھنا چاہتا ہو تو سحری کر لے اور اسی طرح سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے تا کہ غسل وغیرہ کر کے نماز فجر کے لئے تیار ہو جائے۔''

(فتح الباری ۲/۱۲۴)

اور جب فجر طلوع ہو جائے تو نماز فجر کے لئے دوبارہ اذان دی جائے۔

افضل یہ ہے کہ دوبارہ اذان دینے والا دوسرا شخص ہو، تاکہ لوگ آواز سن کر دونوں اذانوں کے فرق سے آگاہ ہوجائیں، نیز ان دونوں اذانوں کے بیچ فاصلہ تھوڑا ہو۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو مؤذن تھے، ایک بلال اور دوسرے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

”ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم، قال: و لم یکن بینہما الا أن ینزل ھذا و یرقی ھذا“

بلال رات میں اذان دیتے ہیں تو ان کی اذان سن کر تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیں، راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں فرق صرف اتنا تھا کہ ایک اذان دے کر اترتے اور دوسرے اذان دینے کے لئے چڑھتے۔ (مسلم ۱۰۹۲)

امام نووی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ فجر سے پہلے اذان دیتے تھے، پھر اذان کے بعد دعا وغیرہ کے لئے ٹھہرے رہتے، پھر طلوع فجر کا انتظار کرتے جب طلوع فجر قریب ہوجاتی تو اترتے اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خبر کرتے وہ وضو وغیرہ کرکے تیار ہوجاتے اور منارہ پر چڑھ کر فجر طلوع ہوتے ہی اذان

شروع کر دیتے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۴/۲۰۳)

❁ اذان فجر میں ’’الصلاۃ خیر من النوم‘‘ کا اضافہ کرنا:

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اذان کی تعلیم دی اور فرمایا:

”فان کان صلاۃ الصبح قلتَ: الصلاۃ خیر من النوم ،الصلاۃ خیر من النوم“

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار یہ کلمات زیادہ کہو: ”الصلاۃ خیر من النوم ،الصلاۃ خیر من النوم“ **(نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔**

(ابو داؤد ۵۰۳ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابو داؤد ۱/ ۱۴۸)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح کی اذان میں ’’حی علی الفلاح‘‘ کے بعد ’’الصلاۃ خیر من النوم‘ کہنا سنت ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ ۱/۲۰۲ ح ۳۸۶)

علامہ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’پہلی اذان جس کا ذکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس کا مقصد نماز فجر کے قریب ہونے کی بابت لوگوں کو آگاہ کرنا ہے، اس میں ”الصلاۃ خیر من النوم“ **کہنا مشروع نہیں ہے، کیوں کہ ابھی نماز کا وقت داخل نہیں ہوا ہے، اور اگر دونوں اذانوں میں** ”الصلاۃ خیر من النوم“ **کہا جائے تو لوگ شبہہ کے شکار ہو جائیں گے، لہذا** ”الصلاۃ خیر من النوم“ **صرف اس اذان میں کہنا ہے جو طلوع فجر کے بعد دی جاتی ہے۔‘‘** (مجموع فتاوی مقالات متنوعہ ۱۰/۳۴۲)

(۷) اذان کا جواب دینا:

اذان کا جواب دینا مسنون ہے واجب نہیں ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مؤذن (اذان دینے کی وجہ سے) ہم پر فضیلت رکھتے ہیں (تو ہمیں کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ ہم بھی اس فضیلت تک پہنچ جائیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی انھیں کلمات کو کہو جو وہ کہتے ہیں، جب اذان کے جواب سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ سے سوال کرو، تمھیں عطا کرے گا۔

(ابوداؤد ۵۲۰ (حسن صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۱۵۷)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن“

جب تم اذان کی آواز سنو، تو ویسے ہی کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔

(بخاری ۶۱۱، مسلم ۳۸۳)

عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مؤذن کہے: ”**اللہ اکبر، اللہ اکبر**“ اور کوئی شخص جواب میں کہے ”**اللہ اکبر، اللہ اکبر**“ پھر جب مؤذن کہے: ”**اشھد أن لا الہ الا اللہ**“ تو جواب میں کہے: ”**أشھد أن لا الہ الا اللہ**“ پھر جب مؤذن کہے: ” **أشھد**

أن محمدا رسول الله“ توجواب میں کہے:” أشهد أن محمدا رسول الله“ ، پھر جب مؤذن کہے:” حی علی الصلاة“ توجواب میں کہے:” لا حول و لا قوة الا بالله“ پھر جب مؤذن کہے:”حی علی الفلاح “ تو جواب میں کہے:” لا حول ولا قوة الا بالله“ پھر جب مؤذن کہے: ”الله اکبر الله اکبر“ توجواب میں کہے:”الله اکبر الله اکبر“ پھر جب مؤذن کہے:” لا اله الا الله“ توجواب میں کہے:”لا اله الا الله“ ، جوشخص صدق دل سے مؤذن کے کلمات کا جواب دے، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

(مسلم حدیث نمبر ۳۸۵)

ابورافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے تو ویسے ہی کہتے جس طرح مؤذن کہتا یہاں تک کہ جب مؤذن ”حی علی الصلاة“ اور” حی علی الفلاح“ پر پہنچ جاتا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں”لا حول ولا قوة الا بالله“ کہتے۔

(مسند احمد ۶/ ۳۹۱،الجامع الصغیرص ۸۸۸(صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے:سلسلة الأحادیث الصحیحة ۵/ ۱۰۵ح ۲۵۷۵)

(۸) اذان کے بعد کی دعائیں:

اذان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے اور آپ کے لئے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا جائے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلاة صلی الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسيلة"

جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ویسے ہی کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر میرے اوپر درود بھیجو، کیوں کہ جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ (مسلم ۳۸۴)

چنانچہ اذان کے ختم ہونے پر ہر مسلمان مرد و عورت ایک بار درود پڑھیں، پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں اور اللہ سے آپ ﷺ کے لئے وسیلہ کا سوال کریں۔

"اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلاة القائمة آت محمد الوسيلة و الفضيلة و ابعثه مقاما محمود الذی وعدته"

اس پوری پکار (اذان) کے اور (قیامت تک) قائم رہنے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انہیں مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے (اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلاة......)

اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(بخاری حدیث نمبر ۶۱۴)

سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مؤذن کی اذان سن کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

"أشهد أن لا اله الا الله و حده لا شريک له و أن محمدا عبده ورسوله، رضيت بالله ربا و بمحمد رسولا و بالاسلام دينا"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ سے راضی ہو گیا رب ہونے کی حیثیت سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول ہونے کی حیثیت سے اور اسلام سے دین ہونے کی حیثیت سے۔

(مسلم حدیث نمبر ۳۸۶)

وسیلہ کی تشریح:

وسیلہ کے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"فانها منزلة فى الجنة لا تنبغى الا لعبد من عباد الله و أرجو أن أكون أنا هو"

وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف ایک بندے کے لائق ہے اور میں

امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔(مسلم ۳۸۴)

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ وسیلہ بہشت کے ایک بلند و بالا درجے کا نام ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وسیلہ جنت میں ایک اعلی مقام کا نام ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کا مقام اور جنت میں آپ کا گھر ہے اور جنت کی یہ جگہ عرش الٰہی سے انتہائی قریب ہے''۔
(تفسیر بن کثیر ۲/۷۳)

(۹) اذان کی شرائط:

اذان کے لئے کچھ شرائط ہیں، جن پر اذان کی صحت کا دارومدار ہے، ذیل میں ہم ان شرطوں کا ذکر کرتے ہیں:

پہلی شرط: وقت کا داخل ہونا:

اذان کے لئے شرط ہے کہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے، اگر کسی نے وقت سے پہلے اذان دے دی، تو وہ اذان درست نہیں ہے، اسے چاہئے کہ نماز کا وقت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دے، تاکہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ پہلی اذان غلط تھی، کیوں کہ اذان وقت کے داخل ہونے کی خبر ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" فاذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم....."

جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے۔

علامہ ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ سنت سے یہ ہے کہ نماز کا وقت ہونے کے بعد اذان دی جائے، کیوں کہ اذان کی مشروعیت کا مقصد نماز کے وقت کی بابت خبر دینا ہے، چنانچہ وقت سے پہلے اذان دینا جائز نہیں ہے، کیوں اس سے اذان کا مقصد فوت ہو جائے گا''۔

(الاجماع لابن المنذر ص ۳۹، المغنی ۲/۶۲)

دوسری شرط: ترتیب:

اذان کے کلمات بالترتیب ادا کئے جائیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، چنانچہ اگر مؤذن اذان کے کلمات کو پلٹ دے، تو یہ اذان درست نہیں ہے، کیوں کہ اذان عبادت ہے اور ہر عبادت کو اسی طرح انجام دینا ضروری ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد''

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

تیسری شرط: اذان کے کلمات کو بغیر انقطاع کے تسلسل کے ساتھ کہنا:

اذان کے تسلسل کے ساتھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ مؤذن اذان کے جملوں

میں لمبا فاصلہ نہ کرے اور اگر کھانسی، چھینک یا کسی اور وجہ سے تھوڑا فاصلہ ہوجائے تو بوجہ ضرورت اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر فاصلہ لمبا ہو تو شرط موالاۃ (تسلسل) کے فوت ہوجانے کی وجہ سے اذان باطل ہوجائے گی، اور اگر دوران اذان حرام گفتگو کر بیٹھے مثلاً کسی کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا، تو اس سے اذان باطل ہوجائے گی گرچہ گفتگو مختصر ہو۔

امام مرداوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر اذان کے جملوں میں لمبی خاموشی یا بہت زیادہ بات چیت یا حرام گفتگو سے فاصلہ ہوجائے، تو اس اذان کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا''۔

(دیکھئے: الانصاف للمرداوی ۳/۸۶)

چوتھی شرط: اذان میں کوئی ایسی غلطی نہ کرے جس سے معنی میں تبدیلی واقع ہو:

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر مؤذن اذان میں ایسی غلطی کرے جس سے معنی میں تبدیلی ہو واقع ہوجائے، تو وہ اذان درست نہیں ہے مثلاً کہے: ''اللـه اكبار''، اور اگر ایسی غلطی کرے کہ اس سے معنی میں تبدیلی واقع نہ ہو تو اذان کراہت کے ساتھ درست ہے، مثلاً کہے: ''اللهَ اكبر'' تو اس سے معنی میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے''۔

(الشرح الممتع ۲/۶۲)

پانچویں شرط: کلمات اذان کی تعداد سنت کے مطابق ہو:

مؤذن اذان کے کلمات میں اپنی جانب سے کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے، بلکہ رسول اللہ ﷺ سے وارد کلمات کی پابندی کرے، اگر اس نے اپنی جانب سے کوئی کلمہ کم یا زیادہ کر دیا تو اس کی اذان باطل ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

(۱۰) مؤذن کی شرائط:

مؤذن کے لئے کچھ شرائط ہیں جن شرطوں کے پائے جانے پر اذان کی صحت کا دارومدار ہے، ہم ذیل میں ان شرطوں کا ذکر کرتے ہیں:

پہلی شرط: مؤذن مسلمان ہو، چنانچہ کسی کافر کی دی ہوئی اذان درست نہیں ہے۔

دوسری شرط: مؤذن صاحب عقل ہو، دیوانہ نہ ہو، چنانچہ کسی دیوانہ کی اذان درست نہیں ہے، کیوں کہ وہ عبادات کی ذمہ داری سے خارج ہے۔

تیسری شرط: ممیّز ہو:

یعنی سن تمییز کو پہنچ چکا ہو، سن تمییز سات سال ہے، یعنی سات سال سے چھوٹے بچے کی اذان درست نہیں ہے۔

چوتھی شرط: مرد ہو، چنانچہ عورت کی اذان درست نہیں ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ليس على النساء أذان و لا اقامة"

عورتوں پر اذان واقامت نہیں ہے۔
(سنن الکبری للبیہقی ۱/ ۴۰۸)

نیز یہ کہ اذان میں آواز کا بلند کرنا مشروع ہے اور عورت اس کی اہل نہیں ہے کہ وہ اپنی آواز بلند کرے، اسی بنا پر عورت بآواز بلند تلبیہ نہیں پڑھے گی اور جب رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اہل خانہ کی امامت کا حکم دیا تو ایک بوڑھے مرد کو مؤذن متعین کیا۔
(منار السبیل ۱/ ۸۷، شرح العمدۃ ۲/ ۱۰۲)

قاضی شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اذان وقت نماز کے داخلہ کی خبر اور اس کے لئے بلاوا ہے، چنانچہ اس مقصد کا حصول آواز بلند کئے بغیر ممکن نہیں ہے، جب کہ عورت کو پردہ کا حکم ہے، نیز عہد نبوی اور عہد صحابہ وتابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم میں نہیں سنا گیا کہ کسی عورت نے اذان دی ہو"۔

(السیل الجرار ۱/ ۱۹۹، الروضۃ الندیۃ ۱/ ۷۷)

فتوی کمیٹی سعودی عرب کے ایک فتوی میں کہا گیا ہے:

"علماء کے صحیح قول کے مطابق عورت کے لئے اذان نہیں ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اور حضرات خلفاء راشدین کے عہد میں کبھی کسی عورت نے اذان نہیں کہی تھی۔"

(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۶/۸۲)

پانچویں شرط: عادل ہو:

مؤذن کے لئے شرط ہے کہ عادل ہو، یعنی ظاہری طور پر اس میں عدالت ہو، فاسق نہ ہو، فاسق وہ ہے جو بعض کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

صاحب منار السبیل فرماتے ہیں:

فاسق کی اذان درست نہیں ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے مؤذن کو امانت کے وصف سے متصف فرمایا ہے، اور فاسق غیر امین ہے اور وہ جس کا فسق ظاہر نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو اس کی اذان درست ہے۔

(منار السبیل ۱/۸۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" الامام ضامن و المؤذن موتمن اللهم أرشد الأئمة وا غفر للمؤذنين"

امام نگراں ہے اور مؤذن امین ہے، اے اللہ تو اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

(ابوداؤد ح ۵۱۷، ترمذی ح ۲۰۷ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/۱۵۵)

مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مؤذن کو امین سے موصوف فرمایا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فاسق کی اذان کفایت کرے گی یا نہیں، اس بارے میں اہل علم کی دو

رائیں ہیں، زیادہ قوی بات یہ ہے کہ فاسق کی اذان امر نبوی کی مخالفت کی وجہ سے کفایت نہیں کرے گی"۔

(الفتاوی الکبری ۵/۳۲۱)

اس مسئلہ میں راجح بات یہ ہے کہ فاسق کی اذان بالکراہت جائز ہے، لیکن عادل افراد کے ہوتے ہوئے اسے مؤذن متعین کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر وہ کبھی کسی وجہ سے اذان دے دے، تو اس کی اذان بالکراہت درست ہے، اذان دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

رہا مسئلہ ایسے فاسق کی اذان کا جو مجاہر ہو، جو اپنے گناہوں پر نازاں وفرحاں ان کا فخریہ طور پر اعلان کرتا پھرتا ہو، تو اس کی اذان درست نہیں ہے۔

(۱۱) مؤذن کے آداب:

مؤذن کی کچھ صفات ہیں مؤذن کو چاہئے کہ ان اوصاف سے متصف ہو۔

(۱) مؤذن رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اذان دے:

مؤذن رضائے الٰہی کی خاطر اذان دے اور اس پر مزدوری نہ لے۔

عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنت امامهم و اقتد بأضعفهم و اتخذ مؤذنا لا ياخذ على أذانه أجرا"

تم ان کے امام ہو، کمزوروں کا خیال رکھو اور ایک ایسا مؤذن مقرر کرلو جو اپنی

اذان پر مزدوری نہ لے۔

(ابوداؤد ۵۳۱ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۵۹)

امام ترمذی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، انہوں نے مؤذن کے لئے اپنی اذان پر مزدوری لینے کو مکروہ گردانا ہے اور رضائے الٰہی کی خاطر اذان دینے کو مستحب کہا ہے۔

(سنن الترمذی ص ۵۹ طبعہ دارالسلام ریاض)

ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: میں اللہ کی خاطر آپ سے محبت رکھتا ہوں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم گواہ رہو کہ میں اللہ کی خاطر تمھیں ناپسند کرتا ہوں، اس شخص نے پوچھا، کیوں؟ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنی اذان میں غلطی کرتے ہو اور اس پر مزدوری لیتے ہو۔

(دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱/ ۶۱)

(۲) باوضو ہو:

مؤذن کے حق میں افضل یہ ہے کہ باوضو ہو کر اذان دے، کیوں کہ اذان ذکر کی قبیل سے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کے لئے باوضو ہونے کو پسند فرمایا ہے۔

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا،

یہاں تک کہ وضو کرلیا، پھر آپ نے مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے معذرت کی اور فرمایا: کہ میں نے بغیر طہارت کے اللہ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔ (اس وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہیں دیا)

(ابوداؤد ۱۷ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۶ ح ۱۳)

لیکن اگر مؤذن بغیر وضو کے اذان دے دے، تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جیسا کہ ابراہیم النخعی رحمہ اللہ نے کہا: بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(صحیح بخاری تعلیقا ص ۱۰۴، مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/ ۱۹۱)

(۳) اونچی جگہ سے اذان دے:

قبیلہ بنو النجار کی ایک عورت بیان کرتی ہیں کہ میرا گھر سب گھروں میں جو مسجد کے اردگرد تھے اونچا تھا، بلال رضی اللہ عنہ اس پر آکر فجر کی اذان دیا کرتے تھے وہ فجر سے پہلے آکر وہاں بیٹھتے، صبح صادق کو دیکھتے رہتے، صبح صادق ہوجاتی تو انگڑائی لیتے (کیوں کہ بیٹھے بیٹھے تھک جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار میں تیرا شکر کرتا ہوں اور قریش کے لوگوں کی بابت تجھ سے مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں (مسلمان ہوجائیں) پھر اذان دیتے تھے۔

(ابوداؤد ۵۱۹ (حسن عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۰۵ ح ۴۸۷)

(۴) قبلہ رو کھڑے ہوکر اذان دے:

رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"قم فأذن" کھڑے ہو اور اذان کہو۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے مؤذنین قبلہ رو کھڑے ہو کر اذان دیا کرتے تھے۔

چنانچہ افضل کھڑے ہو کر اذان دینا ہے، لیکن اگر مؤذن کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر اذان دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حسن العبدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوزید الانصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیٹھ کر اذان دے رہے تھے اور ان کا پاؤں اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۹۴ (حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/۲۴۲ ح ۲۲۵)

(۵) مؤذن خوش آواز ہو:

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی آواز پسند آ گئی، تو آپ ﷺ نے ان کو اذان سکھلایا۔

(سنن الدارمی ۱/۲۹۱، صحیح ابن خزیمہ ۱/۱۹۵ ح ۳۷۷، یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے: الثمر المستطاب ص ۱۵۲)

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مستحب ہے کہ مؤذن خوش آواز ہو"۔

(دیکھئے: سبل السلام ۱/۱۷۰)

(۱۲) مسنونات اذان:

اذان کے بعض مسنونات ہیں، جنھیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

(۱) دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈالنا:

مؤذن کے لئے مسنون ہے کہ اذان دیتے وقت اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں میں ڈال لے۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اذان کہتے ہوئے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈالے ہوئے تھے۔

(ترمذی ۱۹۷، مسند احمد ۴/ ۳۰۸ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح الترمذی ۱/ ۱۲۶)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ وہ موذن کے لئے اپنی دونوں انگلیوں کو کانوں میں داخل کرنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔''

(سنن الترمذی ص ۵۵)

(۲) ''حی علی الصلاۃ'' پر گردن دائیں طرف اور '' حی علی الفلاح '' پر بائیں طرف گھمانا:

مؤذن کے لئے مسنون ہے کہ جب ''حی علی الصلا ۃ'' پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں طرف اور جب ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے تو بائیں طرف گھمائے۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ ''حی علی الصلا ۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' پر پہنچے تو اپنی گردن کو گھمایا اور خود نہ گھومے۔

(ابو داؤد ۵۲۰، سنن الکبری للبیہقی ۱/ ۳۹۵ (صحیح عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: الثمر

المستطاب ص ۱٦۷، تمام المنۃ ص ۱۵۰)

(۳) اذان فجر میں "الصلاۃ خیر من النوم" کہنا:

نماز فجر میں "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلاۃ خیر من النوم" کہنا مسنون ہے۔

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اذان کی تعلیم دی اور فرمایا:

"فان کان صلاۃ الصبح قلتَ : الصلاۃ خیر من النوم ،الصلاۃ خیر من النوم"

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دوبار یہ کلمات زیادہ کہو: "الصلاۃ خیر من النوم ،الصلاۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد ۵۰۰ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۱۴۸)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبح کی اذان میں "**حی علی الفلاح**" کے بعد '**الصلاۃ خیر من النوم**' کہنا سنت ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ ا/۲۳۳ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: الثمر المستطاب ص ۱۳۲)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو کسی شخص نے اذان ظہر یا عصر میں "**الصلاۃ خیر من النوم**" کہا، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں یہاں سے نکالو کیوں کہ یہ بدعت ہے۔

(ابوداؤد ۵۳۸ (حسن عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ا/ ۱٦۱ ح ۵۰۴)

اور "مصنف عبد الرزاق ١/٤٧٥" کے الفاظ یہ ہیں کہ ہمیں اس بدعتی کے پاس سے نکالو۔

(۴) اول وقت میں اذان دینا:

مؤذن کو چاہئے کہ اول وقت میں اذان دے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں کرتے تھے، بسا اوقات اقامت تھوڑی مؤخر کر دیتے۔

(ابن ماجہ ۷۱۳ (حسن عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/۱۲۰ ح ۵۹۰)

دوسری فصل:

اقامت کے احکام ومسائل

(۱) اقامت کا لغوی وشرعی معنی:

”اقامت“ لفظ ”اقام“ کا مصدر ہے، جس کے معنی کسی چیز کے قائم کرنے کے ہیں، اور اصلاح شرع میں شرعا ثابت مخصوص الفاظ کے ذریعہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کی خبر دینا ہے۔

(الفقہ علی المذاہب الأربعہ ۱/۴۸۴، الشرح الممتع ۲/۳۶)

(۲) اقامت کی فضیلت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اذا نودی للصلاۃ أدبر الشیطان له ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب للصلاۃ أدبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء و نفسه یقول: اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی“

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو

وہ واپس آجاتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں وسوسہ پیدا کرے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو، وہ باتیں جو اسے کبھی یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کو پتہ نہیں چلتا کہ کتنی نماز پڑھی۔

(بخاری ۶۰۸، مسلم ۳۸۹/۱۹)

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا ثوب بالصلاۃ فتحت ابواب السماء و استجیب الدعاء"

جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

(دیکھئے: صحیح الترغیب والترہیب ۱/۲۲۳ ح ۲۶۰)

(۳) اقامت کا حکم:

اذان کی طرح پنجوقتہ نمازوں اور نماز جمعہ کے لئے اقامت فرض کفایہ ہے۔

(منار السبیل ۱/۸۵، منتہی الارادات ۱/۱۳۹)

(۴) اقامت کا طریقہ:

احادیث میں اقامت کے دو طریقے وارد ہوئے ہیں، ہم ذیل میں انھیں ذکر کرتے ہیں:

پہلا طریقہ:

الـلـه اكبر، الله اكبر، اشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن محمد رسـول الـلـه، حـي عـلـى الـصـلاة، حي على الفلاح ،قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة، الله اكبر ،الله اكبر، لا اله الا الله

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کوحکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات کو جفت اور اقامت کے کلمات کو طاق کہیں سوائے ''قد قامت الصلاۃ'' کے۔

(بخاری ۶۰۵، مسلم ۳۷۸)

ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان کے کلمات کو دو دو بار اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک بار کہتے تھے۔

(ابن ماجہ ۷۳۲، دارقطنی ۱/ ۲۴۱ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۱۲۳ ح ۵۹۸)

دوسرا طریقہ:

الـلـه اكبـر، الـله كبر، الله اكبر، أشهد أن لا اله الا الله ، أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن مـحـمـدا رسـول الـله، حي على الصلاة ، حي على الصلاة ، حي على الفلاح ، حي على الفلاح ،قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة، الله الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله .

(ابوداؤد ۵۰۲، ابن ماجہ ۷۰۹ (صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۱/ ۱۰۰)

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کلمات اذان کو دو بار اور اقامت کے کلمات کو ایک بار کہنے کی احادیث دوسری احادیث کے مقابل باعتبار سند زیادہ صحیح ہیں اور بیشتر علماء کا اسی پر عمل ہے نیز حرمین، حجاز، شام، یمن اور دیار مصر وغیرہ میں اسی پر عمل جاری ہے''۔

(سبل السلام ۱/ ۱۶۹)

(۵) اقامت کا جواب دینا:

اقامت کا جواب دینے سے متعلق سنن ابوداؤد کی ایک حدیث ہے، جو ضعیف، لائق احتجاج نہیں ہے، راجح یہ کہ اقامت کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

(فتاوی ارکان الاسلام ص ۲۸۷)

(۶) اذان و اقامت کے درمیان فاصلہ:

اذان کا مقصد نماز کا وقت ہونے کی خبر دینا ہے، چنانچہ اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقت رکھا جائے کہ نمازی نماز کے لئے تیار ہو کر مسجد پہنچ جائے، مثلا کوئی کھانا کھا رہا ہو تو کھانے سے، وضو کرنے والا وضو سے فارغ ہو جائے، اور مسجد میں موجود نمازی سنت پڑھ لیں، وغیرہ۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بين كل أذانين صلاة ،بين كل أذانين صلاةثم قال في الثالثة : لمن شاء"

ہر دو اذان (یعنی اذان و اقامت کے مابین نماز ہے، ہر دو اذان (یعنی

اذان واقامت کے مابین نماز ہے، پھر تیسری بار فرمایا: اس شخص کے لئے جو چاہے۔ (بخاری ۶۲۷ مسلم ۸۳۸)

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ دوڑ کر ستونوں کی آڑ میں چلے جاتے اور دورکعت نماز پڑھتے.....۔

(بخاری ۶۲۵، مسلم ۸۳۷)

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یا بلال! اجعل بین أذانك و اقامتك نفسا یفرغ الآکل من طعامه فی مهل و یقضی المتوضی حاجته فی مهل"

اے بلال! اپنی اذان اور اقامت میں اتنی مہلت رکھو کہ کھانے والا آسانی سے اپنے کھانے سے اور وضو کرنے والا آسانی سے اپنے وضو سے فارغ ہو جائے۔

(مسند احمد ۳۵/ ۲۰۷ (حسن عند الالبانی رحمہ اللہ) دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۹۳)

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

و صلی الله علی نبینا محمد و علی آله و صحبه أجمعین

مؤلف کی دیگر مطبوعات

کتب:

۱	حقیقت توحید	تالیف
۲	حقیقت شرک	تالیف
۳	نماز نبوی	تالیف
۴	طہارت کے احکام ومسائل	تالیف
۵	حیض ونفاس کے احکام ومسائل	تالیف
۶	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۷	نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام وآداب	تالیف
۸	شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اور مکروہات	تالیف
۹	ملکہء عفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ	تالیف
۱۰	وضو، غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل	تالیف
۱۱	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف

۱۲	روزہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ
۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء وامور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للالبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادئ الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز وناجائز تبرکات کتاب وسنت کی روشنی میں	ترجمہ
۲۲	الدرر الحسان فی مواعظ شہر رمضان (عربی)	تالیف
۲۳	اذان واقامت کے احکام ومسائل	تالیف
۲۴	جنازہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف

فولڈرس:

۱	فضائل توحید	اِعداد
۲	شرک کی تباہ کاریاں	اِعداد
۳	وسیلہ کی شرعی حیثیت	اِعداد

۲۲	قبروں سے وابستگی ایک سنگین معاملہ	ترجمہ
۲۳	کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا معنی ومفہوم	ترجمہ
۲۴	دین اسلام کا مذاق اسلام سے خارج کردینے والے امور میں سے ایک	ترجمہ
۲۵	شرک کی تعریف اوراس کی انواع واقسام	ترجمہ
۲۶	اسلام کیا ہے؟	ترجمہ
۲۷	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	ترجمہ

مذکورہ بالا کتب وفولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ایمیل پر رابطہ کریں:

waliazami@gmail.com

انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات

انجمن اصلاح معاشرہ

ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA

Bandi Kalan, Mohammadbad, Distt. Mau U.P (INDIA)

E-mail: anjuman15@hotmail.com